سہیلی بوجھ پہیلی

یہ مشورہ تھا وزیروں کی ایک مجلس میں
کچھ اس طرح بھی سوا اپنا اقتدار کرو
اٹھا کے دستِ ستم ''خستگانِ صحرا'' پر
''حجابِ محملِ لیلیٰ'' پہ کوئی وار کرو
قبائے ''خسروِ دوراں'' کا یہ تقاضا ہے
غریبِ شہر کے دامن کو تار تار کرو
عوام تاش کے پتے ہیں ان سے کیا لینا؟
نیا فریب سیاست میں اختیار کرو
شراب و شاہد و چنگ و رباب تک پہنچو
پری وشوں سے کوئی عہد استوار کرو
یہاں کے ''نعرہ فروشوں'' کی ہم نوائی میں
نہ اعتماد اٹھاؤ، نہ اعتبار کرو
طیور زمزمہ پیدا ہیں شاخساروں پر
انہیں بہ جرمِ نوا گستری، شکار کرو
بہت دنوں سے ہے سرکش ''قبیلۂ مجنوں''
اسے حوالۂ تقدیرِ روزگار کرو
ہو اقتدار تو عفو و کرم ہے کمزوری
ہر ایک بندۂ گستاخ، زیبِ دار کرو

''چٹان'' لاہور (۲۲ نومبر ۱۹۵۷ء)

لسّی پیو تو…………!

جب پاک سرزمین کی اللہ نے سُنی
قسمت سے بگڑی بن گئی بلکہ ہَوا بندھی
جمہوریت کا دودھ دُہا گاوِ عصر سے
پچکارا پوری قوم نے، تھپکی وطن نے دی
چاٹی منگائی طرزِ صدارت کی قوم نے
آئینِ نو کی لاگ سے جمنے لگا دہی
اب انتخاب نُو کی گھڑونچی پہ رکھ دیا
''بی۔ڈی''(۱) کے چاکھڑے میں مدھانی نھی ووٹ کی
یوں تو بہت سی چاتریں تیار تھیں مگر
اس دودھ کو بلونے ''سگھڑ لیگ''(۲) آ گئی
کچھ دن گھرڑ گھرڑ کی صدائیں سنا کیے
آخر بچاری لیگ کی محنت سپھل ہوئی
مکھن تو غازہ روئے وزارت کا بن گیا
لسّی اسمبلی کے نصیبوں بچی رہی
لسّی پیو تو یاد کرو پیاس عوام کی
پیاسو سبیل ہے یہ سیاست کے نام کی

''چٹان'' لاہور (۳ مئی ۱۹۶۵ء)

(۱) ایوب خان کا بی ڈی نظام
(۲) ایوب خان کی ''کنونشن لیگ'' اور آج کی ''ق لیگ''